إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۴۱

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL,QADIAN

جلد ۲۷	۶ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۴۱

احرار کو قادیان میں مُردے دفن کرنے میں کوئی روک نہیں

اب احرار کے پاس چونکہ زرطلبی کا ذریعہ صرف یہی رہ گیا ہے۔ کہ قادیان کے متعلق یہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈا کرتے رہیں۔ کہ یہاں کے غیر احمدیوں کو جماعت احمدیہ بے حد تنگ کرتی۔ اور ہر رنگ میں تکالیف پہونچاتی ہے۔ اس لیئے وُہ اور ان کے حمایتی آج کل اس قسم کی غلط بیانیوں پر خاص زور دے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "شہباز" نے احراری ملا عنایت اللہ کے سلئے "امدادی رقوم" کی اس وقت تک جس قدر اپیلیں کی ہیں۔ ان میں یہی رونا رویا ہے۔ کہ:۔

"قادیان میں مسلمانوں کی جو معمولی سی اقلیت آباد ہے۔ اسے وہاں کی مرزائی اکثریت کے ہاتھوں مشکلات کا آئے دن سامنا ہوتا رہتا ہے"

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار آئے دن قادیان میں بیرونی لوگوں کے سہارے اس قسم کی فتنہ انگیزیاں کرتے رہتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ کو ہر حالت میں پُر امن رہنے۔ اور ہر زیادتی کو برداشت کرنے کی تلقین نہ ہو۔ تو امن قائم رہنا محال ہو جائے:۔

آج تک کسی ایک موقعہ پر بھی احرار کے مُردہ دفن کرنے میں کسی قسم کی مزاحمت جماعت احمدیہ کی طرف سے نہیں ہوئی۔ اور احرار قادیان کے اس قبرستان میں جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ نہ صرف پوری آزادی کے ساتھ اپنے مُردے دفن کرتے ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو اس میں مُردے دفن کرنے میں انتہائی مزاحمت بھی کر چکے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ قادیان میں ان کو مُردے دفن کرنے۔ اور اپنے مُردوں کا جنازہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ اس صریح جھوٹ کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ بیرونجات میں اور خاص کر قادیان کے مضافات کے دیہات میں جہاں احمدیوں کی بہت تھوڑی تھوڑی تعداد ہے۔ ان کے مُردوں کے ساتھ نہایت شرمناک سلوک کیا جا رہا ہے ابھی چند ہی روز کی بات ہے۔ کہ ایک گاؤں نمبرا میں ایک احمدی کی لاش کو عام قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا گیا۔ اور آخر اُسے کئی دکھے ایک کھیت میں جو مرحوم کے خاندان کا تھا۔ دفن کرنا پڑا۔

اسی طرح ایک دوسرے گاؤں بہادر حسین متصل مسانیاں میں ایک احمدی کی خورد سال لڑکی فوت ہوگئی۔ جس کی تدفین میں مزاحمت کرنے کے لئے بٹالہ سے احراری گئے۔ اور دو دن تک لاش روکے رکھی پولیس۔ اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے ساری رات جاگ کر مزاحمت کرنے والوں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور جب لاش بہت خراب ہونے لگی۔ تو بڑی جد وجہد کے بعد دفن کی گئی:۔

یہ ہے وُہ سلوک جو احرار کی طرف سے مختلف مقامات میں احمدیوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کا باعث محض وُہ جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جو قادیان کے متعلق احرار اور ان کے حامیوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اور جس کو طرح طرح کے حیلوں۔ اور شرارتوں سے جاری رکھا جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال آج (۱۸۔ اکتوبر ۳۹ء) ہی کا ایک واقعہ ہے:۔

عیدگاہ کے ساتھ ایک قطعۂ زمین ہے۔ جو کاغذات مال میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت ہے۔ اور عیدگاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے متعلق احرار کے ساتھ عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اور عدالت حکم امتناعی جاری کر چکی ہے کہ تا فیصلہ اس میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ مگر باوجود اس کے آج جب احرار کے ہاں ایک موت ہوگئی۔ تو انہوں نے عام قبرستان کو چھوڑ کر جہاں وُہ آج تک مُردے دفن کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جہاں اس وقت بھی قبریں کھودنے کے لئے بہت کافی گنجائش موجود ہے۔ اور ریزیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب نے بچشم خود اس وسیع گنجائش کو موقعہ پر آکر دیکھ لیا ہے۔ اس متنازعہ قطعہ میں قبر کھودنی شروع کر دی اور کوشش کی۔ کہ اس میں اپنا مُردہ دفن کریں۔ اس پر عدالت کے حکم امتناعی کے پیش نظر مقامی پولیس نے ان کو عام قبرستان میں مُردہ دفن کرنے کے لئے کہا۔ مگر احرار نے اس سے انکار کر دیا۔ اور اپنے مُردہ کو بٹالہ لے جانے کی تیاری شروع کر دی۔ تاکہ عام لوگوں کو یہ بتائیں۔ کہ قادیان کے کسی قبرستان میں ان کو مُردہ دفن نہیں کرنے دیا گیا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ان کو نہ کبھی پہلے مُردہ دفن کرنے سے روکا گیا اور نہ اب روکا۔

قادیان کا عام قبرستان ۴۵ کنال کے ایک وسیع رقبہ میں ہے۔ جہاں احرار اپنے مُردے دفن کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور قبرستان ہے۔ اس میں بھی احرار مُردے دفن کر سکتے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں۔ دو قبرستانوں کو چھوڑ کر ایک ایسی جگہ مردہ دفن کرنے کی کوشش کرنا جو متنازعہ ہے۔ جس کے متعلق عدالت میں مقدمہ دائر ہے۔ اور عدالت نے اس میں کسی قسم کی مداخلت سے روک رکھا ہے۔ محض شرارت فتنہ پردازی نہیں تو اور کیا ہے؟

ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے یہ طریق عمل اختیار کر رکھا ہے وہ مظلوم نہیں بلکہ بہت بڑے ظالم ہیں۔ وہ نہ صرف قادیان میں احمدیوں کو ہر طرح تکالیف پہونچانے میں لگے رہتے ہیں بلکہ ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ غلط اور جھوٹے طریق سے ان دیہات کے لوگوں کو جہاں احمدی قلیل تعداد میں ہیں احمدیوں پر مظالم توڑنے کے لئے پہلے سے زیادہ آمادہ کریں۔ ذمہ دار حکام کو احرار کی اس شرارت کا فوری طور پر تدارک کرنا چاہیئے۔ اور انہیں امن کو برباد کرنے کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس میں تخفیف ہے اور سر درد میں بھی کمی ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج گیارہ بجے میاں نظام الدین صاحب درزی کی عیادت کے لئے محلہ دارالرحمت میں تشریف لے گئے۔ میاں صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی اور مخلص بزرگ ہیں اور ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی اطلاع کیلئے

۲۰ اکتوبر کو میں ضلع شیخوپورہ کی احمدیہ جماعتوں میں ٹیریٹوریل کی بھرتی کے لئے قادیان سے روانہ ہوں گا۔ اور ضلع خاص میں کام کر کے انشاء اللہ دیہات کا دورہ شروع کروں گا۔ کارکنان جماعت بھرتی کے لائق نوجوانوں کو تیار رکھیں۔ تا میں اس کام سے جلد فارغ ہو سکوں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے پہلے سے تیار ہوں گے۔ ناظر امور عامہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) مفتی عبدالسلام صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کراچی میں کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) امۃ الرحمٰن بیگم بنت میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب بیمار ہے۔ (۳) میاں اللہ دتا صاحب قادیان کا لڑکا غلام قادر فالج کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت: ماسٹر محمد نذیر خان صاحب آف جنرل سروس کمپنی قادیان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے رفیق احمد نام تجویز فرمایا۔ مبارک ہو

مسجد احمدیہ لنڈن کے ایک جلسہ کا ذکر

برطانوی پریس میں

اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار ۱۸ اگست ۱۹۳۹ء لکھتا ہے۔

مسجد لنڈن ساؤتھ فیلڈز میں گذشتہ اتوار کو مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے اعزاز میں ایک جلسہ کیا گیا۔ کرنل۔ ایم۔ ڈبلیو ڈگلس۔ سی۔ ایس۔ آئی صدر تھے۔ جنہوں نے آج سے ۴۲ سال قبل حضرت مرزا صاحب کے خلاف ترغیب قتل کے ایک مقدمہ کی سماعت کی۔ اور آپ کو بری کیا تھا۔ احمدیہ جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود تھے۔ اس جماعت نے ہی یہ مسجد تعمیر کی ہے امام مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ایک مضمون بانیٔ سلسلہ کے متعلق پڑھا۔ اور بتایا کہ آپ ۱۸۳۵ء میں پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ باوجودیکہ آپ شاہی خاندان سے تھے۔ اور خاص عزت و احترام کے مالک تھے۔ آپ علیحدگی کو پسند کرتے تھے ۱۸۸۹ء میں آپ نے دعوئے مسیحیت کیا۔ اس پر ایک مخالفت کا طوفان آپ کے خلاف پیدا ہوا۔ ۱۸۹۷ء میں مخالفین نے ایک نوجوان کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ کہے مرزا صاحب نے اسے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ کرنل ڈگلس نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ اور آپ ہی آج کے جلسہ کے صدر تھے۔ آخر کار اس لڑکے نے اقبال کر لیا۔ کہ اسے دھمکا کر اس سے یہ بات کہلوائی گئی ہے۔ اور اس نے مرزا صاحب کے متعلق جو کچھ کہا جھوٹ کہا تھا۔ اس لئے کرنل ڈگلس نے مرزا صاحب کو بری کر دیا۔ اور امام صاحب نے کہا کہ کرنل صاحب موصوف کا نام اہل انصاف کے لئے ہمیشہ زندہ رہے گا۔

کرنل ڈگلس نے امام صاحب کا دلچسپ تقریر کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ مجھ سے کئی بار پوچھا گیا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا مقصد کیا ہے اور میں نے ہمیشہ یہی جواب دیا ہے۔ کہ اس کا مقصد مذہب اسلام میں روحانیت کا رنگ بھرنا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ احمدیت نے اسلام کو نئے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جب آج سے ۴۲ سال قبل میں نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ اس جماعت میں صرف چند سو آدمی تھے مگر آج لاکھوں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس جماعت کو پوری کامیابی حاصل ہو۔

اخبار The Wimbledon Brough News نے بھی اس جلسہ کی ایسی ہی کیفیت شائع کی ہے۔

چندہ جوبلی فنڈ ادا کرنیوالوں کی فہرستیں بھیجی جائیں

جملہ سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ مقامی کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ مہربانی اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرست معہ رقوم ادا کردہ ارسال فرمائیں۔ جنہوں نے چندہ خلافت جوبلی فنڈ وعدہ کے مطابق سارا ادا کر دیا ہے۔ اور یہ نوٹ بھی دیں۔ کہ انہوں نے اپنی ماہوار آمد کے برابر چندہ دیا ہے یا کم یا اپنی آمد سے زیادہ ادا کیا ہے۔ تا کہ ان کے نام اخبار میں شائع کئے جا سکیں نیز چونکہ جوبلی منانے کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے تمام موعودہ رقمیں بھیجدی جائیں۔ ناظر بیت المال

82

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد دُنیا میں ایک ذہنی انقلاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔۔۔ ۱ ۔۔۔

انبیاء کی بعثت کے ساتھ زمین پر ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اور انسانی طبائع میں ان مقاصد کی طرف ایک میلان پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جن کی تکمیل نبیوں کی بعثت کا مدعا ہوتا ہے زمین پر ایک ہوا ان کی تائید میں چلتی ہے۔ موعود کل ادیان، آخری زمانہ کا نجات دہندہ، ساری قوموں کو مرکزِ وحدت پر قائم کرنے والا رسول دُنیا میں نیکی و تقوےٰ کا بیج بونے کے لئے ظاہر ہوا۔ وُہ صلح کا شہزادہ اور امن کا پیغامبر تھا۔ اس لئے اس نے دلائل کے ساتھ قلوب کی زمین کو فتح کرنا شروع کر دیا۔ مگر دُنیا کی قوموں نے اپنی اپنی تجویز کردہ علامتوں کے خلاف دیکھ کر اس کی مخالفت کی۔ یہودی۔ عیسائی۔ اور مسلمان منتظر تھے۔ کہ آنے والا موعود تلوار کے زور سے حکومت قائم کرے گا اور اپنی سطوت و جبروت کے ذریعہ ان کے مذہب کو ساری زمین پر پھیلا دے گا۔ ہر قوم موعود کو اپنے مذہب کا حامی اور دیگر مذاہب کو نیست و نابود کرنے والا یقین کر رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ عقلاً بھی ہر قوم کی یہ امید پوری نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے احمد جری اللہ علیہ السلام کو دلائل کی تلوار اور زبردست روحانی تاثیرات کے ساتھ بھیجا۔ براہین کے ذریعہ اسے ادیان باطلہ پر غلبہ عطا فرمایا۔ مگر سطحی نگاہ رکھنے والوں کے خیال میں یہ کامیابی کا طریق نہ تھا۔ مسلمان کہلانے والوں نے کہا۔ کہ دین کے لئے جنگ کرنا۔ اسلام کو پھیلانے کے لئے زورِ بازو کا اظہار کرنا یہ آنے والے مسیح و مہدی کا طغرائے امتیاز ہے یہ عجیب مسیح موعود ہے۔ جو سیف و سنان کی بجائے معجزات و براہین پر ہی انحصار رکھتا ہے۔ تلوار کی بجائے دلائل سے فتح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے قوم نے فرستادہ حق سے اعراض کیا۔ اور ان کے علماء و شعراء انہیں تلواروں کے صاف کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے دلائل کی جنگ شروع فرمائی۔ اور آخر کار اپنے مشن کی حمایت کرنے کے لئے ایک کثیر جماعت آپ کو مل گئی۔ دین کے لئے جنگ کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا آج پچاس برس ہوتے ہیں۔ ہر آنے والا دن۔ اور ہر گزرنے والی رات اس مسلک کے محکم و درست ہونے پر بیّن دلیل ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا تھا۔ اور جس پر جماعت احمدیہ گامزن ہے۔ یعنی دین کی اشاعت جبر سے نہیں۔ بلکہ دلائل و براہین سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور زمانہ خود اس کا تقاضا کر رہا ہے۔

۔۔۔ ۲ ۔۔۔

قرآن مجید میں مسیح موعود کا کام لیظہرہ علی الدین کلہ بتایا گیا ہے۔ یعنی وُہ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب ثابت کرے گا۔ اس کا دین الحق اور کامل ہدایت ہونا ثابت کرے گا۔ یقیناً یہ کام صرف دلیل و برہان کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ و اذا الصحف نشرت میں بھی اشارہ ہے حضرت امام بخاری رحؒ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی ہے۔ کہ آخری زمانہ کی علامات میں سے "وفشو القلم" بھی ہے۔ یعنی اس زمانہ میں قلم کا بہت زور ہوگا۔ اور کتب و رسائل بکثرت شائع ہونگی (الادب المفرد صـ ۳۰۳)

پھر ایک اور حدیث میں جسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ دجال کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ والقوۃ علیہ یومئذٍ بالقرآن (کنز العمال جلد ۷) کہ اس کے مقابلہ پر قرآن مجید کے ذریعہ ہی مسلمانوں کو طاقت ملے گی۔ یعنی وُہ قرآنی دلائل و براہین کے ذریعہ ہی دجال پر غالب آسکیں گے یاجوج و ماجوج کے متعلق حضور علیہ السلام کا ارشاد لا یدان لأحد بقتالھم بھی صاف بتا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے ان سرکش قوموں پر غلبہ پانے کا ذریعہ جنگ نہیں۔ اسی لئے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق واضح طور پر فرما دیا ہے:۔

یضع الحرب (بخاری) کہ وُہ جنگ نہیں بلکہ دین کی اشاعت کے لئے دلائل اور براہین سے کام لے گا۔ دُنیا میں اشاعتِ مذہب کے لئے کامل امن ہوگا۔ اور مسیح موعود کو جنگ کی ضرورت پیش نہ آئے گی:۔

یہ تمام بیانات بتا رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی ترقی دلائل و براہین کے ذریعہ ہوگی۔ وُہ لڑائی نہ کرے گا۔ بلکہ دُنیا کو امن کا پیغام دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر\
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر\
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ\
عیسےٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا\
جب آئے گا تو صلح کو وُہ ساتھ لائیگا\
جنگوں کے سلسلے کو وُہ یکسر مٹائیگا

۔۔۔ ۳ ۔۔۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بعد دُنیا میں ایک ذہنی انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ اور انسانوں کی عام طور پر ذہنیت یہ ہو گئی ہے۔ کہ اپنی بات کے منوانے کے لئے زور و طاقت کی بجائے دلیل و معقولیت کو اختیار کرنا چاہیئے۔ انسان آہستہ آہستہ اس نظریہ سے بیزار ہو رہے ہیں۔ کہ اپنے مطالبات کو دلائل کی بجائے طاقت سے منوایا جائے۔ یورپ کی موجودہ ہولناک جنگ اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر برہانِ قاطع ہے۔ برطانیہ اور فرانس کی حمایت پر دُنیا کا بیشتر حصہ ہے۔ کیونکہ ان کی جنگ اسی اصل کی حفاظت کے لئے ہے جس پر انسانی تہذیب و تمدن کا دارومدار ہے۔ یعنی ہر جھگڑے کا فیصلہ دلیل سے ہونا چاہیئے۔ عالم اسلامی۔ عرب ممالک اور ہندوستان کے مسلمان اس بارے میں برطانیہ کے ہمنوا ہیں اور خود برطانیہ کے تاجدار حضور ملک معظم۔ اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اپنے بیانات میں فرما چکے ہیں۔ کہ ہماری شرکت کا باعث اس اصل کی حفاظت کا جذبہ ہے۔ حضور ملک معظم نے اپنا پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"برطانیہ کسی ذاتی غرض کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے جنگ نہیں کر رہا۔ بلکہ ایک ایسے اصُول کو برقرار رکھنے کے لئے جو بنی نوع انسان کے مستقبل کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اور وُہ اصُول یہ ہے۔ کہ مختلف مہذب ممالک کے مابین تعلقات کا فیصلہ تشدد سے نہیں بلکہ عقل اور دلیل اور شائستگی سے کیا جائے۔ تاکہ انسان جنگ کی خوفناکیوں سے بچا رہے۔ اور مسرت و فارغ البالی کی زندگی بسر کرے۔ یہی بنی نوع انسان کا نصب العین ہونا چاہیئے"

(پرتاپ ۱۲ / ستمبر ۱۹۳۹ء)

گورنر جنرل وائسرائے ہند نے بھی اپنی تقریر میں کہا:۔

"ہمیں اس اصُول کی حفاظت کرنا ہے۔ کہ قوموں کے درمیان جھگڑوں کا تصفیہ دلائل اور گفت و شنید سے ہونا چاہیئے۔ طاقت سے نہیں" (پرتاپ ۵ / ستمبر)

ایڈیٹر صاحب پرتاپ لکھتے ہیں:۔

"یہ حقیقت ہے۔ اور ناقابل انکار کہ اس جنگ میں برطانیہ کو ہندوستان کی تمام جماعتوں کی ہمدردی حاصل ہے۔۔۔۔ ہر ایک ہندوستانی کی یہ خواہش ہے۔ کہ اس جنگ میں برطانیہ کی فتح ہو۔ کیونکہ اس کی فتح Right۔ انصاف کی فتح ہے۔ اور Might۔ جبر کی شکست برطانیہ کی اخلاقی فتح ہو چکی۔ کیونکہ وُہ دُنیا کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا۔ کہ جرمنی نے یہ جنگ بلا وجہ چھیڑی ہے۔ اور اپنے پڑوسی کا علاقہ ہڑپ کرنے کے لئے"

(پرتاپ ۱۴ / ستمبر)

پس دنیا کی رائے عامہ آج وہی کہہ رہی ہے۔ جو آج سے چالیس برس قبل بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ اور موجودہ جنگ درحقیقت اسی اصل کی تائید و حفاظت کے لئے ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا ہے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمان کہلانے والوں میں روحانی قوت پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ نادان لوگ روحانی قوتوں اور روحانی ہتھیاروں کو اس زمانہ میں بے کار سمجھتے تھے۔ اور سارا دارومدار اپنی "تلواروں" پر رکھتے تھے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر مجبوراً فولادی ہتھیاروں کو استعمال کرنا پڑے تب بھی کامیابی کا انحصار روحانی طاقت پر ہوتا ہے۔ جو قوم روحانی قوت پیدا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اور لڑائی لڑائی پکارے وہ آخرکار ناکام ہوگی۔ احمدیت کے اس نقطۂ نگاہ کی تائید کرتے ہوئے جناب گورنر جنرل بہادر وائسرائے ہند نے فرمایا ہے:۔

"مجھے یقین ہے اور آپ بھی محسوس کریں گے۔ کہ مستقبل میں جو سخت اور مشکل ایام آنے والے ہیں۔ فتح سچائی کی فتح صرف ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں ہوگی۔ ہم تمام کو اندرونی اور روحانی طاقتوں پر انحصار رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ زندگی کے تمام مرحلوں پر یہ طاقتیں طاقت کا سچا اور ناکام نہ ہونے والا منبع ثابت ہوتی ہیں"

(پرتاپ ۵ ستمبر ۱۹۳۹ء)

(۵)

مندرجہ بالا بیانات سے بہ یقین سمجھنا چاہیئے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کسی قسم کی جنگ نہ ہوگی۔ کیونکہ قرآن مجید۔ بائیبل مقدس۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے واضح ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جنگوں کے ذریعہ ہولناک تباہی ہوگی اور قوموں پر قومیں اور ملکوں پر ملک چڑھائی کریں گے۔ انسانی خون کی ندیاں بہیں گی۔ مختلف گروہ دوسرے گروہوں کے استیصال کے لئے خطرناک طور پر ان پر حملہ آور ہوں گے اور یہ عذاب دنیا میں کسی نذیر کی بعثت کی دلیل ہوں گے۔ غرض دنیوی جنگیں ہوں گی۔ اور نہایت خوفناک ہوں گی۔ ہاں دین کی اشاعت کے لئے جنگ نہ ہوگی۔ اور اسلام پر جبر نہ ہونے کے باعث مسلمانوں کو دفاعی طور پر دینی جنگ کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ دینی جنگوں کا نہ ہونا اور ملک گیری کے لئے زہرہ گداز لڑائیوں کا برپا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی زبردست دلیل ہے۔ اور پھر موجودہ جنگ کا اس لئے قائم ہونا کہ انسان دوسروں سے اپنی باتیں جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ دلیل اور برہان سے منوائے یہ بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر محکم دلیل ہے۔ خدا کے فرشتے دنیا میں ایسے انقلابات پیدا کر رہے ہیں۔ جن سے جلد یا بدیر الٰہی اصولوں کی فتح ہوگی۔ جنہیں اس زمانہ کے برگزیدہ نے دنیا کی نجات کے لئے انسانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ مبارک ہے وہ جو آج ہی اس حقیقت کو سمجھ لے ؛

خاکسار ابو العطاء جالندھری

چندہ خاص کی وصولی کے متعلق

خاص توجہ کی ضرورت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے۔ چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گزشتہ سال پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) روپے اور سنہ حال میں پینتیس ہزار روپے کی رقم وصول ہونی چاہیئے۔ پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) روپیہ کے مطالبہ کی بناء پر آخر ستمبر ۱۹۳۹ء تک قریباً ساڑھے چودہ ہزار (۱۴۵۰۰) روپے کی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اب تک وصولی کی تعداد ۱۵۰۰ روپیہ کے قریب ہوئی ہے یعنی دسواں حصہ۔ موجودہ رفتار سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت نے اس ضروری چندہ کی فراہمی کے لئے اب تک کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ اور اگر خدانخواستہ یہی حالت رہی تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصہ کا پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مشاورت میں نمائندگان کو فرما چکے ہیں۔ کہ جس امر کا مشاورت میں فیصلہ ہو جائے۔ تو اس کی پابندی کی جایا کرے۔ مگر چندہ خاص کے بارے میں مشاورت کے فیصلہ کے مطابق تعمیل نہیں کی گئی۔ جو ایک زندہ قوم کی شان کے بالکل منافی ہے۔

لہٰذا احباب و عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کی ذمہ داری کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ براہ مہربانی پوری طرح کوشش کرکے مطلوبہ رقم پوری کردیں۔ اور یہ رقم اسی وقت پوری ہو سکے گی۔ اگر ہر دوست سے اس کی ایک ماہ کی آمد کا پندرہ فی صدی شرح سے چندہ وصول کیا جائے گا بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ذمہ واریوں کو سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال

خدا تعالیٰ کیلئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا

بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا۔ اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے۔ خواہ کس قدر تکلیف ہو اور یقین رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے لئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ کرنے کی نہ ہو۔ وہ وعدہ کرے ہی نہ کیونکہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔ کہ تم خوشی سے ایک عہد کرو۔ اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو۔ پس میں پھر تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدہ ہی نہ کرو۔ اور اگر اپنی خوشی سے وعدے کرو تو پھر چاہے موت آ جائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو" ؛

[illegible]

تحریک جدید سال پنجم کے ختم ہونے میں اب گنتی کے دن رہ گئے ہیں۔ وہ دوست جنہوں نے تحریک جدید کے امتحان میں اپنے آپ کو ڈالا ہوا ہے۔ اور ان کا یہ خیال ہے کہ سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ ان کو یاد رہے کہ سال کا آخری وقت آ گیا۔ وہ اب وعدوں کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ تا ان کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء سے جو آخری میعاد ہے پہلے پورا ہو جائے۔ پس احباب اس وقت کو غنیمت جانیں۔ اور اپنے وعدہ کی رقم جلد سے جلد ادا کرکے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا اور خوشنودی

تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

مسلمانوں ہندوؤں سکھوں اور عیسائی معززین کی عقیدتمندانہ تقریریں

چنت کنٹہ حیدرآباد دکن

محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ موضع چنت کنٹہ اور اردگرد کے دیہات سے ہر مذہب وملت کے احباب کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ متواتر دو دن ہوا۔ پہلے دن ایک عیسائی اور بعض ہندوؤں نے تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے مؤثر تقریر کی۔ دوسرے دن زیر صدارت بوچیا ریڈی صاحب مالک کارخانہ بیڑی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بعض ہندو مقررین نے بھی تقریریں کیں۔ حاضری پہلے روز سے زیادہ تھی۔ اختتام جلسہ پر ہندوؤں نے خصوصیت سے اظہار خوشنودی کیا۔ ایک ہندو نے اسلام قبول کیا اور دو غیر احمدیوں نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

جمشید پور

سیکرٹری صاحب تبلیغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جمشید پور نے سیرت النبی کا جلسہ بڑے اہتمام سے کیا۔ ہندوؤں کی طرف سے مسٹر چھوپاڈیہ ایم۔ اے۔ مسٹر بی۔ این راؤ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور سوامی دھرت منند آف راما کرشن مشن نے۔ سکھوں کی طرف سے سردار ارجن سنگھ صاحب اور سردار سنت اقبال سنگھ صاحب نے اور غیر احمدیوں کی طرف سے سید عبد الغفار صاحب پلیڈر۔ اور سید ظہور الدین صاحب مختار نے تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ بعض احمدی احباب نے بھی تقریریں کیں۔ تمام تقریریں عالمانہ اور معلومات سے پُر تھیں۔

گورداسپور

سیکرٹری صاحب تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ یکم اکتوبر سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت غلام اکبر خاں صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس منعقد ہوا۔ معززین شہر نے بھی شمولیت فرمائی۔ خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب ہوا۔

جہلم

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جہلم نے یکم اکتوبر سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ بہت ہی بارونق تھا۔ ہر مذہب کے لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ ایک شیعہ اور ایک سکھ صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ جو موقعہ کے مناسب تھیں پھر چوہدری سعد الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی نے تقریر کی بعد ازاں خاکسار نے ایک گھنٹہ امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔

کریام ضلع جالندھر

حاجی غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حاضری امید سے زیادہ تھی۔ احمدی و غیر احمدی کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے مقررین میں عبد المنان خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تقریر قابل ذکر ہے

کوٹلی ضلع سیالکوٹ

میاں نور حسن صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں کہ ہماری انجمن کا جلسہ کشن پورہ میں منعقد ہوا۔ جس میں احمدی۔ غیر احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے مستورات بھی کثرت سے شامل ہوئیں۔ حاضرین نے تمام تقاریر کو کثرت سے سُنا۔

سارچور

سیکرٹری صاحب تبلیغ لکھتے ہیں۔ مقررہ دن سیرۃ النبیؐ کا جلسہ گاؤں کے درمیان کیا گیا۔ احمدی غیر احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ خواجہ خورشید احمد صاحب کی تقریر کو لوگوں نے از حد پسند کیا۔

لودھی ننگل

سیکرٹری صاحب تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اکتوبر سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا حاضری امید سے زیادہ تھی۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

اوکاڑہ

سیکرٹری صاحب تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ چوک کلاں میں زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ غیر احمدی سکھ۔ ہندو اور عیسائی صاحبان کافی تعداد میں شامل جلسہ ہوئے۔ تمام مقررین نے "امن عالم" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ بعدہٗ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

شام چوراسی ضلع ہوشیارپور

عبد الحکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سبزی منڈی میں زیر صدارت بابو علی محمد صاحب پوسٹ ماسٹر جلسہ ہوا۔ علاوہ احمدی مقررین کے بابو لچھمن داس صاحب پنشنر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بہت بڑے برگزیدہ اور مہارشی تھے۔ اور کہ آپ کی تعلیم پر چل کر دنیا امن حاصل کر سکتی ہے۔

دھرم کوٹ بگہ

سیکرٹری صاحب تحریر کرتے ہیں کہ یکم اکتوبر زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ ایک ہندو نوجوان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھی۔ اور ایک مسلمان نے تقریر کی۔ جلسہ میں ہر مذہب وملت کے احباب موجود تھے۔

نواب شاہ سندھ

سید عباس علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یکم اکتوبر سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے سندھی زبان میں جلسہ کی غرض وغائت بیان کی گئی بعدہٗ تقریریں ہوئیں۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

یاری پورہ کشمیر

غلام محمد خان صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں۔ کہ یکم اکتوبر جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ امن عالم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریریں ہوئیں۔ حاضرین نے نہائت توجہ اور دلچسپی سے تمام تقریروں کو سنا۔

ڈھاکہ

چوہدری مظفر الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ سیرۃ النبی کا جلسہ لیکچر ہال میں کیا گیا۔ جس میں Dr. J. C. Bose یونیورسٹی کے کیمسٹری کے افسر اعلےٰ نے تقریر کی آپ کی تقریر معلومات سے پُر اور نہایت عمدہ اور دلکش پیرایہ میں تھی۔ آخر میں صاحب صدر نے جلسہ کے متعلق نہایت عمدہ ریمارکس کئے۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

(مرتبہ نشر واشاعت قادیان)

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

یکم اکتوبر زیر صدارت چوہدری غلام رسول صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد عاجز نے ایک مضمون "حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار" پڑھ کر سنایا پھر بابا غلام احمد صاحب نے تقریر کی۔

خاکسار۔ حمید احمد سیکرٹری تبلیغ

لجنہ اماء اللہ امرتسر

جلسہ سیرت النبی یکم اکتوبر بمکان ڈاکٹر کرم الہٰی صاحب منعقد ہوا ۱۰۰ کے قریب عورتیں شامل ہوئیں۔ بہت سی احمدی بہنوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اپنے مضمون پڑھے۔ اس موقعہ پر قادیان سے استانی محمودہ بیگم صاحبہ تشریف لائیں جنہوں نے نہائت مؤثر تقریر کی۔ اختتام پر سب بہنوں کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

خورشید انور سیکرٹری لجنہ اماء اللہ امرتسر

سونگڑہ

امسال سیرۃ النبی کا جلسہ سونگڑہ سے باہر چار میل کے فاصلہ پر صالح پور پرائمری سکول کے کمرہ میں بابو پریتھانند مسرا بی۔ اے۔ ڈی ای۔ ڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں ۷ تقریریں ہوئیں۔ جن میں سے چار اڑیہ زبان میں اور تین انگریزی زبان میں تھیں۔ تین ہندو مقرر۔ اور تین احمدی مقرر اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کے جنگی مقاصد کے متعلق وائسرائے ہند کا اہم اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام اقوام کے متفق ہونے پر جنگ کے بعد موجودہ آئین میں تبدیلی کی جاسکے گی

نئی دہلی ۱۷۔ اکتوبر۔ وائسرائے ہند نے آج حکومت برطانیہ کی منظوری سے رات کے ۱۲ بجے ایک نہایت اہم اعلان براڈکاسٹ کیا۔ اعلان کے دو حصے ہیں۔ ایک ہندوستان کے آئینی مستقبل کے متعلق اور دوسرا جنگ کے سلسلہ میں مشاورتی کمیٹی کے قیام کے متعلق۔ اعلان کا ملخص یہ ہے

وائسرائے ہند نے فرمایا میں نے ہندوستان کے مختلف طبقات کے لیڈروں نیز والیان ریاست کے نمائندوں سے بہت سی ملاقاتیں کی ہیں۔ مقصد یہ تھا۔ کہ عوام کے خیالات معلوم کرسکوں۔ بالخصوص اس امر سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے۔ کہ جنگ کو چلانے میں ہندوستان کن بنیادوں پر تعاون کرسکتا ہے۔ ۵۲ لیڈروں سے ملنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ان کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہر ایک کے مطالبات جداگانہ ہیں۔ اور ہر ایک نے ہمارے پیش نظر مسائل کا علیحدہ علیحدہ حل پیش کیا ہے۔ ایک فریق اصلاحات میں اضافہ کا خواہاں ہے۔ مگر دوسرا تحفظات کے لئے خاص اختیارات ضروری سمجھتا ہے۔ اور حکومت ان اختلافات کو نظر انداز نہیں کرسکتی حکومت سے اس امر کی وضاحت کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ جنگ میں حکومت برطانیہ کے مقاصد کیا ہیں۔ اور وہ کس حد تک ہندوستان کی قدیم اور شاندار روایات کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ آئینی لحاظ سے ہندوستان کا مستقبل کیا ہوگا۔ اور ہندوستان کی سیاسی منزل کا تعین کرنے کے بعد ایسی راہ اختیار کی جائے۔ کہ دنیا کو اس ملک کے آخری درجے کے متعلق کوئی شبہ نہ رہے جنگ کے مقاصد کا سوال ایسا ہے کہ خود حکومت برطانیہ نے بھی ابھی تک قطعی طور پر شرکت جنگ کے مقاصد کی وضاحت نہیں کی۔ اور یہ وضاحت جنگ پر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ہی کی جاسکتی ہے۔ اور اس کے لئے جب مناسب موقع آئے گا۔ اعلان کردیا جائے گا۔ تاہم اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ہم جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جنگ کررہے ہیں۔ اور اپنے لئے کسی مادی فائدہ کے حصول کے خواہاں نہیں۔ صرف ایسے بین الاقوامی نظام کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ جو آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچا سکے۔

ان ملاقاتوں سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان کے مستقبل اور اس کی آئینی ترقی کا سوال ملک کے تمام طبقوں کے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔ اسوقت ہندوستان کی آئینی پوزیشن اور حکومت برطانیہ کی پالیسی انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے مطابق ہے۔ اور اس پر کامیابی سے عمل ہورہا ہے۔ جس سے ثابت ہوگیا ہے کہ بعض فروعی امور کے باوجود یہ سکیم نہایت ٹھوس ہے۔ اس ایکٹ کا دوسرا حصہ فیڈرل سکیم تھا۔ جس پر ہندوستان کی طرف سے شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس لئے فی الحال اسے ملتوی کردیا گیا ہے۔ مگر اس کی کامیابی میں مجھے کوئی شک نہیں۔ ہندوستان کے متعلق برطانیہ کے ارادے سابق وزیر ہند نے ۲۶۔ فروری ۱۹۳۵ء کو دارالعوام میں بیان کردیئے تھے۔ اور ان وعدوں کو دہرایا گیا تھا۔ جو ۱۹۱۹ء میں کئے گئے تھے۔ پس یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ ہندوستان کی ترقی کی منزل درجہ نوآبادیات ہے۔ اور موجودہ عہدہ پر تقرر کے وقت ملک معظم نے مجھے ہدایت فرمائی تھی۔ کہ میں اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں اس امر کو مد نظر رکھوں۔ کہ ہندوستان بھی دیگر نوآبادیات کی صف میں نمایاں پوزیشن حاصل کرسکے۔ یہ ہے حکومت برطانیہ کی آئندہ پالیسی اور اس کے ارادے۔ انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی بنیاد قریباً متحدہ طور پر رکھی گئی تھی۔ اور یہ ہندوستانی ہندوستان کے ریاستوں نیز برطانوی مدبرین کی کئی سال کی متفقہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ تمام مفادات اور تمام سیاسی پارٹیوں کے نقطۂ نظر کو پوری طرح پیش نظر رکھنے کی انتہائی کوشش کی گئی تھی۔ اور پھر یہ بھی خیال رکھا جاتا تھا۔ کہ تجاویز حتی الوسع متفقہ ہوں۔ اس کے باوجود حکومت برطانیہ اس امر کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ جب ہندوستان کی فیڈرل گورنمنٹ کی سکیم یا وزیر ہند کے وعدوں کو پورا کرنے والی کسی سکیم پر غور کرنے کا وقت آئے گا تو اسوقت کے حالات کی روشنی میں پھر اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کی مجوزہ سکیم پر کس حد تک عمل مناسب ہوگا۔ اور اس میں کونسی تبدیلیاں موزوں ہوں گی۔ اور مجھے برطانوی حکومت نے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا ہے کہ اس جنگ کے خاتمہ پر وہ ہندوستان کے مختلف طبقات و اقوام نیز دیسی ریاستوں کے نمائندوں سے اس مقصد کے لئے مشورہ کرنے میں خوشی محسوس کرے گی۔ اور اس طرح اس ایکٹ میں ضروری تبدیلیوں میں تامل نہ کرے گی۔ اور اسوقت بھی اس بات کا خیال رکھا جائے گا۔ کہ ہر ممکن طریق سے ہندوستان میں باہمی اتحاد و اتفاق قائم رکھا جائے۔ تاکہ یہ ملک متحدہ طور پر ترقی کی طرف قدم اٹھاسکے۔ اقلیتوں کے نمائندوں کے ساتھ ملاقاتوں کے نتیجہ میں میں اس امر کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کو اس بات کا یقین دلایا جائے۔ کہ آئین میں آئندہ جو تبدیلیاں کی جائیں گی۔ ان میں ان کے مفادات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ اور ان کے نقطۂ نگاہ کو پوری پوری اہمیت دی جائیگی ہندوستان کو اس کی آئینی منزل پر پہنچانے کے انتظامات کا سوال نہایت ہی اہم اور مشکل ہے اور اس کے متعلق بڑے بڑے دعاوی اور شاندار الفاظ کے استعمال کا کوئی فائدہ نہیں۔ سیاسی ارتقاء کی روشنی میں ایسا قدم اٹھایا جانا چاہیئے جو قابل عمل ہو۔ اور جس کے باعث ملک کی تمام قومیں اور جماعتیں اس منزل کی طرف بڑھنے کی متحدہ کوشش کرسکیں۔

اس کے بعد میں ان انتظامات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو جنگ میں اس ملک کی رائے عامہ کا تعاون حاصل کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ جنگ میں ہندوستان کی امداد پہلے ہی اتنی زیادہ ہے کہ اس نے تمام دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور اس امداد میں وہ روحانی امداد بھی شامل ہے۔ جو اس ملک نے نیک اور منصفانہ مقاصد کیلئے دی ہے مادی امداد بھی بعید اہم ہے۔ اسلئے جنگ کے انتظامات کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے کی جو خواہش اس ملک میں پائی جاتی ہے۔ وہ ایک قدرتی خواہش ہے۔ اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ اور اس خواہش کی تکمیل کے موزوں طریقوں پر میں نے تمام لیڈران سے تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک نے جو تجاویز پیش کیں۔ ان کے حسن و قبح پر بھی ان کے ساتھ مبادلۂ افکار ہوتا رہا۔ اور ان کی آراء و افکار کی روشنی میں میرے نزدیک صحیح طریق کار یہ ہے۔ کہ ایک ایسی مشاورتی بورڈ بنادیا جائے۔ جس میں برطانوی ہند کی تمام بڑی بڑی پارٹیوں کے علاوہ والیان ریاست کے نمائندے بھی شامل ہوں اور جس کی صدارت خود گورنر جنرل کے ذمہ ہو۔ اور وہی اس کے اجلاسوں کی دعوت دے یہ کمیٹی رفتار جنگ اور جنگ سے متعلق سرگرمیوں سے ہندوستان کی پبلک کو مطلع رکھے۔ ملک معظم کی حکومت چاہتی ہے کہ یہ کمیٹی زیادہ سے زیادہ نمائندہ ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ بڑی بڑی پارٹیاں اپنے اپنے نمائندوں کی فہرستیں تیار کردیں۔ اور پھر ان میں سے میں خود ممبر چن لوں گا۔ میں عنقریب اس سوال پر سیاسی لیڈروں اور والیان ریاست کے ساتھ مشورہ کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ یہ انتظام برطانوی ہندوستان اور دیسی ریاستوں کو بھی ایک دوسرے کے قریب کردیگا۔ اور یہ مشاورتی کمیٹی ہندوستان کے مختلف طبقات کے درمیان آئندہ کے لئے مستقل اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ میرے اس بیان سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی۔ بیشک اس میں بعض امور کے متعلق وہ واضح اطمینان نہیں دلایا گیا۔ جس کا ہندوستان کے بعض سیاسی حلقوں میں خیر مقدم کیا جاتا۔ مگر میں کہوں گا۔ کہ یہ وقت ایسا نہیں۔ کہ ہندوستان کے اتحاد کو چکنا چور کیا جائے ہم اسوقت نہایت نازک اور پریشان کن دور میں سے گذر رہے ہیں۔ ہماری تہذیب اور تمدن کے لئے سخت خطرات درپیش ہیں۔ اور یہ خطرات ہندوستان کیلئے بھی ہیں۔ اس لئے تمام قوموں اور پارٹیوں سے میں پھر وہی اپیل کرتا ہوں۔ جو آج سے ایک ماہ قبل میں نے مرکزی اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے کی تھی۔ کہ سب مشترکہ کوششوں میں شامل ہوکر جنگ میں امداد دیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس آڑے وقت میں ہندوستان مشترکہ مقاصد کی حمایت میں متحدہ کوشش سے دریغ نہ کریگا۔

84

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ!

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۱۷۔ اکتوبر برطانوی لیڈروں نے ہندوستانی طلباء کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے جس میں بتایا ہے۔ کہ موجودہ جنگ صرف ہٹلر ازم کو مٹانے کے لئے ہے۔ اور یہ جرمنوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ انہیں ہٹلر کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے ہے۔ کیونکہ اس کی پالیسی دہشت پسندانہ ہے۔ ہٹلر ہرگز اس قابل نہیں کہ اسے زندہ رہنے کا موقعہ دیا جائے۔

آج بحر اوقیانوس میں ایک برطانوی جہاز کو جس کا وزن ۳۰۷۰ ٹن تھا۔ ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔

آج دار العوام میں مسٹر چرچل رئیس اول امارت بحریہ نے بیان کیا۔ کہ چھ ہفتہ کے اندر اندر ہم نے دشمن کی تیرہ آبدوزیں غرق کر دی ہیں۔ اور پانچ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ یہ جرمنی کے آبدوز بیڑے کا دو تہائی حصہ ہے۔ مسٹر چرچل نے بیان کیا۔ کہ "رائل اوک" بندرگاہ سکاپا فلو میں کھڑا تھا۔ حفاظت کی تمام تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ اور گذشتہ جنگ کے تجربوں کے بعد جو جو احتیاطی تدابیر ضروری تھیں اختیار کر لی گئی تھیں۔ تارپیڈو کے رستے میں روکاوٹیں پیدا کی گئی تھیں۔ جال وغیرہ ڈالے ہوئے تھے۔ مگر ان سب کے باوجود جرمن آبدوز وہاں پہنچ گئی۔ اس نے پہلا تارپیڈو صبح ۱ بجے پھینکا۔ اس سے دھماکا ہوا۔ اسے جہاز کی کسی داخلی خرابی پر محمول کیا گیا۔ بیس منٹ کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا دھماکا ہوا۔ جہاز نے لڑکھڑایا اور الٹ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی آٹھ سو سپاہی اور افسر ڈوب گئے۔ تحقیقات کے لئے بورڈ مقرر ہو گیا ہے۔ جرمن آبدوز کا یہ کارنامہ اس کی جہارت و استعداد اور پیشہ ورانہ کمال کا حیرت انگیز مظاہرہ ہے۔

آج وزیر اعظم نے دار العوام میں بیان کیا۔ کہ آج پھر چار بمبار جرمن طیاروں نے سکاٹ لینڈ پر حملہ کیا۔ جن میں سے ایک کو نیچے گرا لیا گیا۔ اور ایک غالباً تباہ ہو گیا۔ ان کے دو بم ہمارے ایک جہاز پر گرے۔ جس سے اسے معمولی نقصان پہنچا۔ کل ایک درجن جرمن طیاروں نے بحری بیڑہ پر حملے کئے تھے۔ مگر کسی جہاز کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ چار طیارے نیچے گرائے گئے۔ ہمارے ۴ بحری افسر اور دیگر افراد ہلاک ہوئے۔

روسی سفیر نے آج وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اقتصادی سمجھوتہ کے سلسلہ میں ہے۔

آج وزیر اعظم نے دار العوام میں اعلان کیا۔ کہ اسوقت برطانیہ کے پاس دو کروڑ دس لاکھ ٹن وزنی تجارتی جہاز ہیں۔ اور ان میں سے اسوقت تک جرمن آبدوزوں نے صرف ۱ لاکھ ۵۶ ہزار ٹن ڈبوئے ہیں۔ ۱۸ ہزار ٹن کا نقصان بعض دیگر حوادث میں ہوا ہے۔ اسوقت تک ہم دشمن کے ۲۹۰۰۰ ٹن وزنی جہاز پکڑ چکے ہیں۔ اور ۱ لاکھ ۴ ہزار ٹن نئے اس اثناء میں تیار ہو گئے ہیں۔

جنگی اسلحہ کی تیاری کے لئے برطانیہ کے اسلحہ سازی کے کارخانے ہفتہ میں سات دن اور چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں۔ صرف ایک کارخانہ میں ۱۵۰۰۰ ٹن کوئلہ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ یونٹ بجلی اور ۱۵ کروڑ مکعب فٹ گیس سالانہ خرچ ہو رہی ہے۔ اب تجارتی جہازوں کو بھی امدادی جنگی جہازوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ وزیر ترقیات نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ نے اسلحہ میں اضافہ کی جو سکیم تیار کی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق ہر تین ہفتہ کے بعد اسلحہ کی تعداد دگنی ہو جاتی ہے۔

جرمنی ریڈیو برابر یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ برطانیہ پرتگال کی غیر جانبدارانہ پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اور موجودہ حکومت کو جلد ختم کرنا چاہتا ہے برٹش آفیشیل وائرلیس نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ موجودہ حکومت پرتگال کو برطانیہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

جرمنی کی خبریں

لنڈن ۱۷۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی وجہ سے نازی لیڈر ہٹلر کے خلاف ہو گئے ہیں وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ روس سے دوستی قائم کر کے اسے یورپ میں اپنا اثر بڑھانے کا موقعہ دیا جائے۔

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک مکان متصل گرلز ہائی سکول اور ایک کنال زمین برلب سڑک جس پر پانچ عدد دکانیں تعمیر ہو سکتی ہیں۔ قابل فروخت ہے خواہشمند اصحاب مجھ سے مل کر قیمت کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(میاں) محمد اکبر علی سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹیز محلہ دار الرحمت قادیان۔

کالی کھانسی کی دوا

ایک صوفی مشرب درویش کا عطیہ کالی کھانسی (ہوپنگ کف) کی لاثانی دوا ہفتوں کی تکلیف تین دن کی دوا سے بفضل خدا دور ہو جاتی ہے۔ یہ ایک موسمی بوٹی کی خاک ہے جو بمشکل میسر آتی ہے۔ یہ دوا دیگر نباتات و معدنیات کی ملونی سے پاک ہے۔ ابتدائی حالت میں دق کی کھانسی کو بھی روکتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ خواہشمند احباب تھوک دوا خرید کر اپنے علاقے میں کمیشن پر فروخت کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- ہدایت النساء ۲۳ جواہر حسین فرسٹ سٹریٹ رائے پیٹ پوسٹ آفس مدراس

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دوا خانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دوا خانہ رحمانی قادیان

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۳ گرہ ۵ لوئی خودرنگ دوہری درجہ دوم ۱۰ گز ۳ گرہ ۴ لوئی سفید درجہ اول دوہری ۱۰ گز ۲ گرہ ۵ تا ۶ لوئی خودرنگ اکہری سرخ کناری والی ۱۰ گز ½ گرہ ۵ یا سبز کناری والی۔ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۹ گرہ ۵ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم ۱۰ گز ۹ گرہ ۴ پٹو چارخانہ برائے سوٹ فراکتی ۸ گز ۲ گرہ ۵ پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۲ گرہ ۵ پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۲ گرہ ۴ صاف شدہ سلاجیت فی تولہ ۸ زعفران خالص فی تولہ ۲ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار رہتا ہے۔ آرڈر دیکر مشکور فرمائیں۔

جی۔ ایم۔ شال ایجنسی سوپور (کشمیر)

برلن۔ ۱۷/ اکتوبر۔ ہٹلر نے ایک تازہ اعلان میں کہا ہے۔ کہ یورپ اور اتحادیوں کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ وہ جنگ بند کر دیں ورنہ بالشوازم ان کے ممالک میں پھیل جائے گا۔ روس کی وسعت۔ بین الاقوامی بالشویک خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔ فرانس کی طرف سے اس کے جواب میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر ایسی باتیں اپنے مخفی عزائم کو چھپانے کے لئے کر رہا ہے۔ اعلان کی غرض محض یہ ہے کہ اپنے مستقبل قریب کے پروگرام کی تکمیل میں مدد لی جائے ورنہ بالشوازم کے خلاف معاہدہ کی خلاف ورزی اسی نے کی ہے۔

ایمسٹرڈم ۱۷/ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے سٹالین کو ایک خاص چٹھی لکھ کر اپنے ایک ایلچی کے ہاتھ بھیجی ہے۔ نیز وہ مسولینی کے ساتھ ٹیلیفون پر بار بار بات چیت کرتا ہے۔

برلن ۱۷/ اکتوبر۔ جرمنی اور یوگوسلاویہ کے مابین تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اب جرمنی یوگوسلاویہ سے مال خریدا کرے گا۔ اور قیمت بر وقت ادا کیا کرے گا۔ معاوضہ میں جرمنی مال بھی دے سکے گا۔

اوسلو۔ ۱۷/ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ناروے کے مغربی ساحل کے قریب برطانیہ کے تین جنگی جہازوں نے جرمنی کے ایک جنگی جہاز پر حملہ کر کے غرق کر دیا۔

لنڈن ۱۷/ اکتوبر۔ جرمن گورنمنٹ نے ہالینڈ کی گورنمنٹ کو اپنے ملک کے ڈیڑھ ہزار فوجی نقشے بھیج کر لکھا تھا کہ ہالینڈ کے فوجی نقشے ہمیں بھیجے جائیں مگر ڈچ گورنمنٹ نے جواب دیا۔ کہ ہمارے ملک میں زائد نقشے نہیں ہیں۔

ایمسٹرڈم۔ ۱۷/ اکتوبر۔ آج جرمن بندرگاہ ایمڈن پر شدید ہوائی حملہ ہوا۔ توپوں کی بہت سخت آوازیں سنی گئیں۔ جہاز بہت بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ اس لئے ان کا شمار نہ ہو سکا۔

برلن ۱۷/ اکتوبر۔ جرمن گورنمنٹ نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ اتحادیوں نے گذشتہ ہفتہ جرمنی کی چند آب دوزیں غرق کر دی ہیں۔ مگر روس نے جرمنی کو مزید آب دوزیں مہیا کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اس لئے جرمنی میں اس نقصان کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمن افواج کے سابق کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل بلومبرگ اور پانچ دیگر اعلےٰ فوجی افسروں کو باویریا کے ایک قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ جس میں ہٹلر خود بھی نظر بند رہا ہے۔ اور جس میں اس نے اپنی مشہور تصنیف "میری جدوجہد" لکھی ہے۔

لنڈن ۱۷/ اکتوبر۔ جرمنی کے سب سے بڑے کارخانہ اسلحہ سازی کو تباہ کر دینے کی سازش پکڑی گئی ہے جس کے نتیجہ میں دو گیلریاں گر گئیں دو انجینئر اور ۷۳ کاریگر ہلاک ہوئے۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۷/ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج اس کے جنگی جہازوں نے اس جرمنی آب دوز کو غرق کر دیا۔ جس نے اس کے تین جہازوں کو ڈبویا تھا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب تک ۲۲ جرمن آب دوزیں غرق ہو چکی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۷/ اکتوبر۔ آج جرمن افواج نے سار اور موذیل کے محاذ پر تیس کیلو میٹر کے محاذ میں زبر دست حملہ کیا۔ فرنچ افسر دفاع کے لئے پہلے سے تیار تھے۔ اور سابقہ تجویز کے مطابق وہ پیچھے ہٹتے گئے۔ جرمن آگے بڑھتے گئے حتےٰ کہ فرنچ گولیوں کی زد میں آ گئے گولہ باری سے گھبرا کر ان کی پیش قدمی رک گئی۔ اس پر فرنچ اور پیچھے ہٹ گئے۔ مگر جاتے ہوئے سرنگیں بچھاتے گئے۔ جب جرمن آگے بڑھتے ہوئے وہاں پہنچے تو سرنگیں پھٹیں۔ اور وہ ساتھ ہی اڑ گئے۔ ان کے نقصان کا اندازہ پانسو سے ایک ہزار تک ہے۔ ان کے بیس ٹینک بھی خراب ہو گئے ہیں۔

پیرس۔ ۱۷/ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فرانس کے بحری جہازوں نے اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں جرمنی کے ۲۵ ہزار ٹن مال پر قبضہ کر لیا ہے۔

حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ ۴۹ سال سے زیادہ عمر کے سپاہیوں اور نان کمشنڈ افسروں کو ریٹائر کر دیا جائے۔ کیونکہ اب ان کی ضرورت نہیں۔ اور وہ واپس جا کر ملک کی اقتصادی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

حکومت فرانس کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ ہر لحظہ جرمنی کی طرف سے فوری حملہ کا خطرہ ہے۔ کل صبح انہوں نے چار میل کے محاذ پر پہلا اہم حملہ کیا۔ اس کے دوران میں بھاری ٹینکوں سے مدد لی گئی۔

روس کی خبریں

لنڈن۔ ۱۷/ اکتوبر۔ یہاں یہ افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ روس اور چین کے مابین ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ لیکن جاپانی حلقے اس کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔

روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ان افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ کہ روسی افواج افغانستان کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔

بخارسٹ ۱۷/ اکتوبر۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اس امر پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر رومانیہ ریاست ہائے بلقان میں اس کے اثر و رسوخ کو تسلیم کرے۔ تو وہ اس کی حفاظت کی گارنٹی دے سکتا ہے۔

ماسکو ۱۷/ اکتوبر۔ ترکی کے وزیر خارجہ آج شب انگورہ روانہ ہو جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ابھی تک کسی سمجھوتہ پر دستخط نہیں کئے۔ صرف حکومت روس کی چند تجاویز اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ جو ترکی کابینہ میں پیش کر دی جائیں گی۔ یہ گفت و شنید کا ایک مرحلہ ہے۔

ہندوستان کی خبریں

امرتسر۔ ۱۷/ اکتوبر۔ مذہبی سکھوں کی دو نمائندہ انجمنوں نے وائسرائے کو لکھا ہے۔ کہ وہ جنگ میں لاکھوں رنگروٹ دے سکتے ہیں۔ نیز استدعا کی ہے۔ کہ پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں بھی ان کو بھرتی کیا جائے۔

کراچی۔ ۱۷/ اکتوبر۔ دفاعی کمیٹی اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے خندقیں کھودی جائیں مگر یہاں پانی نزدیک ہے۔ اور خندقیں جب تک ساڑھے چھ فٹ گہری نہ ہوں۔ خاطر خواہ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ سرکاری عمارتوں پر ریت کی بوریاں بھی حفاظت کے لئے رکھی جا رہی ہیں۔

جبلپور۔ ۱۷/ اکتوبر۔ سی۔ پی اسمبلی کا آئندہ اجلاس نومبر میں ہو رہا ہے جس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا پاس کردہ ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔

بمبئی ۱۷/ اکتوبر۔ ہندوستان میں اہل پولینڈ کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے اس تحریک کے افتتاحی جلسہ میں پول قونصل جنرل کی بیوی اور گورنر بمبئی نے تقریریں کیں۔ بہت سے سرکردہ لوگ جلسہ میں موجود تھے۔

لاہور۔ ۱۷/ اکتوبر۔ پنجاب افسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے کہا۔ کہ اگر کسی حکومت نے پنجاب کے قانون انتقال اراضی کو چھوڑا۔ تو زمیندار انقلاب برپا کر دیں گے۔

متفرق

لنڈن ۱۷/ اکتوبر۔ امریکن پارلیمنٹ میں غیر جانبداری کے قانون کا جو مسودہ پیش ہے۔ اس میں یہ ترمیم منظور ہو چکی ہے۔ کہ لڑائی میں شامل ہونیوالے کسی ملک کو قرض نہ دیا جائے۔

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے۔ تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپکی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی۔ قیمت تین روپیہ کے بجائے ایک روپیہ۔ تھوڑی سی باقی ہیں۔ اس لئے آج ہی مینیجر انگلین کالج انگلین روڈ دہلی سے منگوا لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی